بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز　　راشد الحق سمیع حقانی

پیپلز پارٹی‘ مسلم لیگ (ق) کی ڈگر پر

نہ تم بدلے نہ ہم بدلے نہ دل کی آرزو بدلی　　میں کیسے اعتبارِ انقلاب آسماں کرلوں؟

وطن عزیز کی تار تار قباء میں ابھی مزید کتنے دردوحزن کے پیوند لگنے باقی ہیں؟ رہبروں‘رہنماؤں کے روپ میں لٹیروں اور رہزنوں کے ہاتھوں یہ قوم ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار لٹی ہے۔ امید بہار کی دیرینہ جستجو کا خون ہر بار خزانوں نے کیا ہے۔ انقلاب‘ خوشنما نعروں‘ وعدوں‘ نئے نظام کی تنفیذ اور گرجدار تقریروں نے عوامی جذبات کا خون ہر بار پہلے سے زیادہ کیا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں کی متضاد پالیسیوں اور انکی آئے روز کے بدلتے موقف اور ہر لمحے بدلتے سیاسی ومراعاتی پرکشش عہدوں کے حصول نے بھی عوام پر بڑا برُا اثر ڈالا ہے اور وہ بھی دیگر سیاسی قائدین کی طرح اس ’’گناہ‘‘ میں برابر کے شریک ہیں۔ اسکی بڑی مثال موجودہ الیکشن میں ایم ایم اے کی خوفناک شکست قوم کے سامنے ہے۔ افسوس یہ ہے کہ نہ اس شکست سے ایم ایم اے نے کوئی سبق سیکھا اور نہ ہی پاکستان پیپلز پارٹی وغیرہ نے۔ ہم سمجھے تھے کہ پیپلز پارٹی آزمائشوں کی چکی میں پسنے کے بعد اور تین مرتبہ حکمرانی کے تجربات کے بعد اب عوام کی توقعات کے عین مطابق اقتدار کریگی اور پھر خصوصاً اسکے چیئرمین آصف علی زرداری جو اس دفعہ بار بار ملک وملت پر قابض فرسودہ نظام بدلنے کے بلند بانگ دعوے کرر ہے تھے۔ قوم اس مغالطے میں ایک بار پھر آ گئی تھی کہ شاید یہ ’’مرد بحران‘‘ کوئی ’’معجزہ‘‘ اس بار کر دکھائے۔ لیکن پیپلز پارٹی اور اسکی ’’باکمال‘‘ قیادت تو دو ماہ سے بھی کم عرصے میں بری طرح ناکام ہوگئی اور اس نے ججز کو بحال نہ کر کے اور خارجہ پالیسی کے ایشوز پر پرویز مشرف کا کھلم کھلا ساتھ دے کر مسلم لیگ (ق) والی پوزیشن اپنے لئے بنالی ہے۔ اور حسب سابق ماضی کے روایتی شاطرانہ پالیسیوں اور سیاسی قلابازیوں کا مظاہرہ شروع کردیا ہے۔ ججز کی بحالی پر قوم نے ان پارٹیوں کو ووٹ دیا۔ پھر سب سے بڑھ کر پرویز مشرف اور مسلم لیگ (ق) کی داخلہ اور خصوصاً خارجہ پالیسیوں کے خلاف قوم نے اس الیکشن میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کو بھاری اکثریت میں کامیاب کرایا۔ لیکن جس صبح جانفزا اور نخلستان کی یہ نیم جاں اور تشنہ لب قوم انتظار کررہی تھی وہ صبح طلوع نہ ہوئی‘ یہ طلوع صبح صادق نہیں تھا بلکہ طلوع کاذب ثابت ہوا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ اس شب گزیدہ قوم کے مقدر میں سحر نہیں بلکہ ایک اور اندھیری رات اور صحرا ان کا منہ چڑا رہی ہیں۔

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر　　وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

ججز کی بحالی پر معاہدہ مری اور معاہدہ دبئی میں بار بار قوم کو وعدۂ فردا پر بہلایا گیا۔ نتیجتاً نواز شریف اس اتحاد سے الگ ہوگئے اور ہونا بھی چاہیے تھا کہ یہی عوامی توقعات تھیں۔ ججز کی بحالی کے علاوہ بھی قوم کے اور بھی کئی دکھ تھے۔ خصوصاً امن وامان کی بگڑتی صورتحال‘ مہنگائی کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ بڑھتی بے روزگاری‘ اور حکومتی اداروں کی